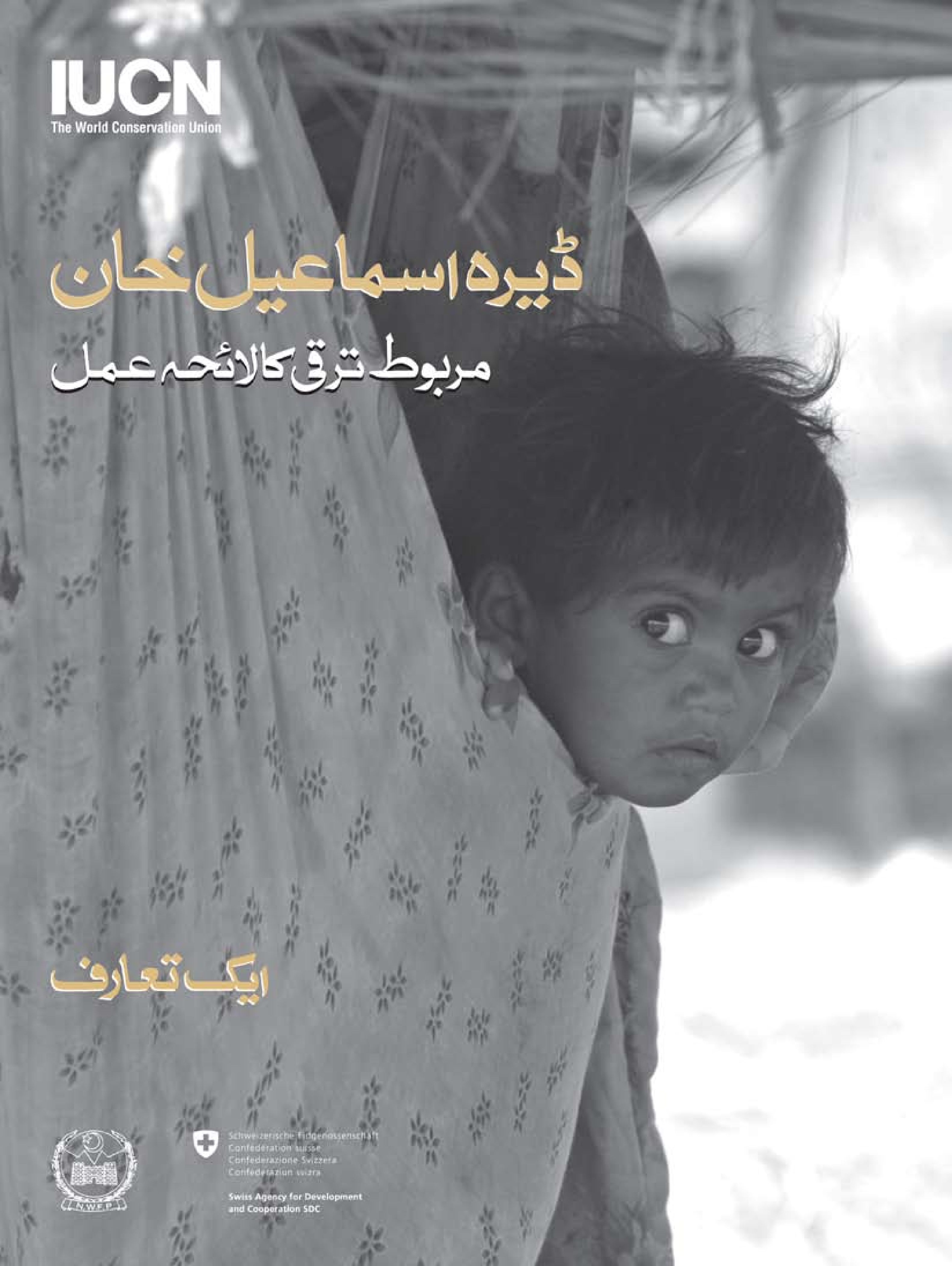

IUCN
The World Conservation Union

ڈیرہ اسماعیل خان

مربوط ترقی کا لائحہ عمل

ایک تعارف

NWFP

Schweizerische Eidgenossenschaft
Confédération suisse
Confederazione Svizzera
Confederaziun svizra

Swiss Agency for Development
and Cooperation SDC

ڈیرہ اسماعیل خان

مربوط ترقی کا لائحہ عمل

ایک تعارف

ابتدائیہ	2
ڈیرہ اسماعیل خان: ایک تعارف	3
مقامی حکومتوں کا نظام	4
اہم سماجی اشاریئے	4
قدرتی وسائل	7
ترقیاتی شعبہ	9
نظم و اہتمام کی صورتحال	10
مربوط ترقی کا لائحہ عمل	10
مربوط ترقی کی اہم ترجیحات	12
مربوط ترقی کی سفارشات	13
سماجی شعبہ	13
قدرتی وسائل	15
مربوط ترقی کا طریقہ کار اور ایکشن پلان	20
حرفِ آخر!	24

ڈیرہ اسماعیل خان: ایک تعارف

صوبہ سرحد کے جنوب میں 7,326 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اپنی تاریخ اور محل وقوع کے اِعتبار سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ شمال میں ٹانک اور لکی مروت، مشرق میں میانوالی اور بھکر، جنوب میں ڈیرہ غازی خان اور جنوب مشرق میں شیرانی اور جنوبی وزیرستان کے قبائلی علاقہ میں گھرا ہوا ڈیرہ اسماعیل خان ترقی کے حوالے سے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ چشمہ رائٹ بنک کنال، انڈس ہائی وے اور ژوب ڈیرہ جیسی قومی شاہراہوں کی تعمیر اور بھکر تا ڈیرہ غازی خان اور گوادر تا چین ریلوے لائن جیسے منصوبوں کی بدولت اِس علاقے کی پس ماندگی ختم ہونے کے واضح امکانات نظر آرہے ہیں۔ تاریخی طور پر ڈیرہ اسماعیل خان اِردگرد کے تمام علاقوں کیلئے ایک مرکزی قصبے کی حیثیت رکھتا ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان کے میدانی علاقے روایتی طور پر 'دامان' کے نام سے مشہور ہیں جبکہ اِس کا واحد پہاڑی علاقہ اس کے شمال مشرق میں واقع کوہِ سُرخ ہے۔ اپنی خصوصی جغرافیائی محل وقوع کی طرح ڈیرہ اسماعیل خان موسم کے لحاظ سے بھی انفرادیت کا حامل ہے۔ طویل اور شدید گرمی یہاں کی خصوصیت ہے۔

1998 کی مردم شماری کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خان کی کل آبادی 852,995 افراد پر مشتمل تھی جن کی اکثریت (85.25 فیصد) دیہی علاقوں میں رہائش پذیر تھی۔ زراعت اور ماہی گیری یہاں کے سب سے بڑے پیشے ہیں۔ روایتی طور پر اِس علاقے کے لوگ مہمان نواز اور ملنسار ہیں۔ محنت اور مشقت کے بل بوتے پر زندگی کی سختی کا مقابلہ یہاں کا شعار ہے۔ دریائے سندھ کی روانی اور اس علاقے کی وسعت اِن کے مزاج میں رچی بسی ہوئی سماجی حقیقتیں ہیں۔ 1998 کی مردم شماری کے مطابق 116.4 فی مربع کلومیٹر کی اوسط سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں صرف 14.75 فیصد آبادی شہری علاقوں میں رہتی ہے۔ ساری آبادی کا 50.42 فیصد افراد کاشتکار پر مشتمل ہے۔

یہاں کی مقامی زبان سرائیکی ہے اور ثقافت بھی کافی حد تک صوبہ پنجاب کی سرائیکی علاقے سے مشابہہ ہے۔ یہاں کے پُرسکون ماحول کی وجہ سے یہ شہر 'ڈیرہ پھلاں دا سہرا' کے نام سے بھی مشہور تھا۔

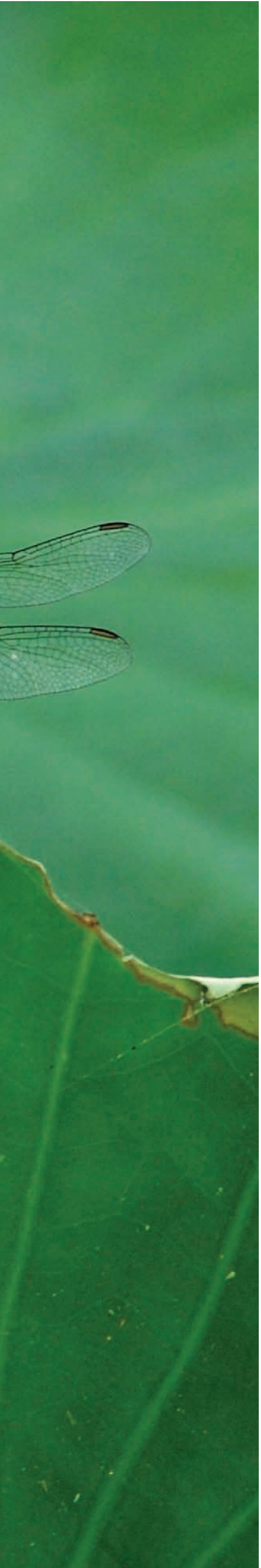

ابتدائیہ

موجودہ زمانے میں اگر ایک طرف منصوبہ بندی میں مشاورت، ترقی میں شراکت اور فیصلہ سازی میں شفافیت (transparency) مؤثر نظم واہتمام کے بنیادی لوازمات ہیں تو دوسری طرف ماحول کے تحفظ سے ہم آہنگی، اور نوعیت کے اِعتبار سے پائیداری کسی بھی ترقیاتی کام کی افادیت کا اندازہ لگانے کیلئے اہم ترین اشاریئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی نظام میں اب یہ ممکن نہیں ہے کہ منصب حکومت (governance) کے مختلف اجزا کو علیحدہ علیحدہ کر کے برتا جائے۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ان پر مربوط انداز میں توجہ دی جائے۔ لیکن ایسا صرف اُس وقت ممکن ہے جب مربوط طریقے سے وسائل اور مسائل کو دیکھتے ہوئے ترجیحات کا تعین کیا جائے اور طویل المیعاد منصوبہ بندی کے ذریعے ان کے حصول کیلئے ایک باقاعدہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ مقامی حکومتوں کے موجودہ نظام میں یہ عمل ایک قانونی تقاضے کے طور پر رکھا گیا ہے۔ ضلعی حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے ضلع ناظم کا فرض ہے کہ وہ ضلع کی مربوط ترقی کیلئے ضلع کونسل کی منظوری سے لائحہ عمل مرتب کرے۔ **'ضلع ڈیرہ اسماعیل خان—مربوط ترقی کا لائحہ عمل'** اس تناظر میں مرتب کی گئی دستاویز ہے۔ اِس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل کے ترقیاتی مسائل کو پائیدار بنیادوں پر حل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ماحول کی بقا کو یقینی بنانے کیلئے قابل عمل ڈھانچہ دیا جائے۔

یہ دستاویز ماحول کی بقا کی عالمی تنظیم آئی یو سی این پاکستان (IUCN) کی تکنیکی تعاون سے تیار کی گئی ہے۔ یہ تعاون دراصل ماحول کی بقا کی اُس تحریک کا تسلسل ہے جو پاکستان میں آئی یو سی این کی کاوشوں سے 1980 کی دہائی میں شروع ہوئی۔ اِس تحریک کے نتیجے میں 1992 میں قومی اور 1996 میں صوبائی سطح پر سرحد میں ماحول کے لائحہ عمل مرتب کئے گئے جن کا بنیادی ماخذ یہ اُصول تھا کہ ماحول اقوام عالم کا اجتماعی اثاثہ ہے اور اِسکی حفاظت ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ 1996 کے بعد صوبہ سرحد میں بذریعہ تدریج اضلاع کی سطح پر بھی پائیدار ترقی اور بقائے ماحول کے مربوط تصورات پر کام شروع ہوا۔ اِختیارات کی بنیادی سطح پر منتقلی کی اصلاحات کے ساتھ اِس تحریک کو ایک نئی جہت ملی۔ ایبٹ آباد اور چترال کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد کا تیسرا ضلع ہے جس میں آئی یو سی این کے تعاون سے مربوط ترقی کے ایک جامع تصور پر کام ہوا ہے جس کی تلخیص اِن صفحات میں پیش کی جارہی ہے۔

بارہ ابواب پر مشتمل یہ دستاویز ڈیرہ اسماعیل کی منتخب قیادت، سرکاری اِداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور تکنیکی ماہرین سے طویل مشاورت کے نتیجے میں مرتب کی گئی ہے۔ اِس کے بارے میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ ضلع کے عوام کی اجتماعی سوچ کے نتیجے میں تیار ہونے والا ایسا لائحہ عمل ہے جو ضلع کی پائیدار اور مربوط ترقی کیلئے مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ جلد اُردو میں اختصار کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے تا کہ اس حکمت عملی کے خلاصہ کی عوام الناس میں تشہیر کی جا سکے۔

صحت

ڈیرہ اسماعیل خان میں علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے 9 ہسپتال، چار دیہی مراکز، 41 بنیادی مراکز صحت، 7 زچہ و بچہ مراکز، اور 191 ڈاکٹر علاج و معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے پر مامور ہیں۔ یہاں اوسطاً 4,736 افراد کیلئے ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ مجموعی طور پر ضلع میں شعبۂ صحت کے اعداد و شمار میں ماضی کے مقابلے میں کافی بہتری آئی ہے لیکن اِن کا تفصیلی تجزیہ کچھ ایسے تضادات کی نشاندہی کرتا ہے جو اِس عددی بہتری کی نفی کرتے ہیں۔ علاج معالجہ کی بیشتر سہولتیں عموماً شہری علاقوں یا اِن کے گردونواح میں واقع ہیں۔ دور دراز کے دیہی علاقوں میں اگر ایک جانب ہسپتال اور شفاخانے ناگفتہ حالت میں ہیں تو دوسری جانب عملہ کی غیر حاضری کی وجہ سے اِن سے استفادہ ناممکن ہوجاتا ہے۔ اگرچہ ضلع میں عمر کی اوسط شرح 54 سال سے بڑھکر 60 سال ہوگئی ہے لیکن نومولود بچوں اور دورانِ زچگی خواتین کی شرحِ اموات اب بھی بہت زیادہ ہے۔ مالی سال 2004-5 کے میزانیہ کے مطابق شعبۂ صحت کیلئے صرف 8.4 فیصد وسائل مختص کئے گئے تھے۔ شعبۂ صحت کیلئے فراہم کئے جانے والے اِن قلیل وسائل کو دیکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں ہے کہ مستقبل قریب میں اِن مسائل پر قابو پالیا جائیگا۔

مقامی حکومتوں کا نظام

2001ء سے ملک میں مقامی حکومتوں کا نیا نظام متعارف کیا گیا جو یونین، تحصیل اور ضلع کی سطح پر عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے۔ یہ نظام ماضی کے بلدیاتی نظام سے بالکل مختلف ہے۔ اسمیں سرکاری اداروں کو مقامی منتخب قیادت کی انتظامی سربراہی میں کام کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ یونین، تحصیل اور ضلع ناظمین کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اپنی مقامی حکومت کیلئے ایک طویل المیعاد ترقیاتی لائحہ عمل دے۔ مقامی حکومتوں کے اِس نظام کو جن بنیادی اصولوں پر استوار کیا گیا ہے اُن کی غرض وغایت ہے کہ:

- واضح ذمہ داری اور اختیار کے ساتھ ضلع، تحصیل اور یونین کی سطح پر مقامی حکومتوں کے قیام کیلئے سیاسی اختیار عوام کو دے دیا جائے۔ اس ذمہ داری اور اختیار کے حوالے سے مقامی حکومتوں کو یہ فرض سونپا گیا ہے کہ وہ اپنی ترقیاتی اہداف کا تعین کریں اور اُن اہداف کے حصول کیلئے منصوبہ سازی کریں۔ یہ نظم و اہتمام میں بہتری کی پہلی ضرورت ہے۔
- منصفانہ طریقے سے مقامی حکومتوں کو دستیاب وسائل فراہم کئے جائیں اور انہیں ان وسائل سے استفادہ اور مقامی طور پر نئے وسائل کے حصول کا اختیار دیا جائے۔ یہ وسائل سے بہتر استفادہ اور زیادہ ذمہ دارانہ طرز عمل کیلئے ضروری ہے۔
- طاقت اور اختیار کے روایتی تصور کے بجائے یہ اہتمام کیا جائے کہ عوام کے منتخب نمائندے، سماجی تنظیمیں اور غیر سرکاری ادارے بامقصد نگرانی کے ذریعے سرکاری اداروں کی کارکردگی میں بہتری لاسکیں۔ یہ نظم و نسق میں عوام کی مؤثر شراکت کیلئے لازمی شرط ہے۔
- مقامی حکومتوں کو اپنے ترقیاتی اہداف کے حصول اور نظم و اہتمام میں بہتری کیلئے انتظامی اختیارات منتقل کئے جائیں تاکہ مقامی حکومتیں موثر طور پر کام کرسکیں۔
- کارکردگی کی بنیاد پر اداروں کی قدر و قیمت کا تعین کرنے کیلئے اہلیت اور صلاحیت کے اصولوں کو فروغ دیا جائے تاکہ مستعدی کی حوصلہ افزائی ہوسکے۔

اہم سماجی اشاریئے

دستیاب اعداد وشمار کے مطابق ضلع کے شہری علاقوں میں 85 فیصد اور دیہی علاقوں میں 80 فیصد آبادی کو پانی کی سہولت میسر ہے۔ مقدار اور اعداد وشمار کی یہ صورتِ حال تو اطمینان بخش ہے لیکن یہاں کے لوگوں کو پینے کیلئے دستیاب پانی مکمل طور پر محفوظ نہیں ہے۔ حفظانِ صحت کی مناسب سہولتوں کی غیر موجودگی میں آبی آلودگی ایک فطری نتیجہ ہے۔ جبکہ ٹھوس اور سیال فضلات میں روز افزوں اِضافہ کی وجہ سے یہ امکانات مزید بڑھ جاتے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں گندے پانی کی نکاسی کا نظام ایسے چار نالوں پر مشتمل ہے جو دریائے سندھ میں گرتے ہیں۔ یہ ایک ناقص اہتمام ہے جو حفظانِ صحت کے سارے نظام کیلئے خطرے کا باعث ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اِس گندے پانی کا کچھ حصہ آب پاشی کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

غربت

ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد کے اُس حصے میں واقع ہے جہاں **غربت** سب سے زیادہ ہے۔ پس ماندگی اگر اِس علاقے کا اجتماعی مسئلہ ہے تو غربت یہاں کے ہر فرد کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہاں انسانی ترقی کے اشاریئے باقی علاقوں کے مقابلے میں بہت کمزور ہیں۔ بہت سارے دیہی علاقوں میں لوگوں کو نہ پینے کیلئے صاف پانی میسر ہے نہ تعلیم، صحت اور حفظانِ صحت کی مناسب سہولتیں۔ ساتھ ہی روزگار کے مواقع سے خاطر خواہ اِستفادہ کرنے کیلئے ہنر مند افراد کی کمی ہے جسکی وجہ سے لوگوں کو اُن کی محنت کا صلہ نہیں ملتا۔

قدرتی وسائل

قدرتی وسائل کے حوالے سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کو قدرت نے بڑی فیاضی سے نوازا ہے۔ دریائے سندھ سے اِسے وافر مقدار میں آب پاشی اور زراعت کی ضرورت کیلئے پانی ملتا ہے۔ چشمہ رائٹ بنک کنال اِس شعبے میں بہت بڑی پیش رفت ہے جسکی وجہ سے اِس ضلع کی معیشت میں انقلابی تبدیلی آ رہی ہے۔

زراعت

ڈیرہ اسماعیل کا وسیع و عریض میدانی علاقہ **زراعت** کیلئے انتہائی موزوں ہے۔ اگر آج تک اِسکی پیداواری صلاحیت سے استفادہ نہیں ہو سکا ہے تو اِسکی وجہ صرف یہ ہے کہ آب پاشی کیلئے دستیاب پانی کا مناسب استعمال نہیں کیا گیا۔ مختلف شعبوں میں خطیر سرمایہ کاری کے ذریعے اس صورت حال تبدیل ہو رہی ہے۔ گندم، مکئی، گنا، کپاس اور چنا یہاں کی اہم فصلیں ہیں۔ پچھلے کئی سالوں سے اِن کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گنا اور کپاس یہاں کی نقد آور فصلیں ہیں۔ یوں تو ڈیرہ اسماعیل خان میں کیلا اور سیب بھی پیدا ہوتے ہیں لیکن ڈیرہ ڈھکی کے کھجوروں کیلئے مشہور ہے جسکی اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں آم بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے جو اپنی مٹھاس کی وجہ سے بتدریج مارکیٹ میں مشہور ہو رہا ہے۔

ماہی گیری

ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ ساتھ 120 کلو میٹر تک بہتا ہو دریائے سندھ یہاں کے لوگوں کیلئے ماہی گیری اور ماہی پروری کا اہم ذریعہ اور یہاں کی معیشت کا ایک اہم شعبہ ہے۔ دریائے سندھ، اِس کا پانی اور اِس کا ماحول ڈیرہ اسماعیل خان اور اِسکے عوام کیلئے قدرت کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے۔ جو بڑے پیمانے پر ماہی گیری کے لئے پورے صوبے میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔

تعلیم

1981 کی 19.16 **فیصد شرح خواندگی** کے مقابلے میں اِس وقت ضلع میں شرح خواندگی کی اوسط 31.28 فیصد ہے۔ مردوں میں شرحِ خواندگی خواتین کے مقابلے میں کافی بہتر ہے۔ اِس بہتری کی وجہ یہ ہے کہ خواتین کے مقابلے میں مردوں کو تعلیم کی بہتر اور زیادہ سہولتیں میسر ہیں۔ اسی طرح دیہی علاقوں میں خواندگی کی شرح بہت ہی کم ہے۔ مثلاً ضلع کے 1038 پرائمری اسکولوں میں لڑکیوں کیلئے صرف 421 سکول ہیں۔ مڈل اسکولوں میں یہ تناسب 79 اور 30 کا ہے جبکہ ضلع کے 74 ہائی اسکولوں میں صرف 19 خواتین کیلئے ہیں۔ تعلیمی اِداروں میں شرح داخلہ کی صورتِ حال یہ ہے کہ پانچ تا چوبیس سال عمر کی تمام آبادی کا صرف 24.28 فیصد اِن اداروں میں داخل ہے۔

یہاں سات ڈگری کالج، دو پولی ٹیکنک اِنسٹیٹیوٹ، دو ایلمنٹری کالج، گومل میڈیکل کالج اور 1974ء میں قائم ہونے والی گومل یونیورسٹی اِس ضلع میں اعلیٰ فنی اور تکنیکی تعلیم کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔

شعبۂ صحت کی طرح شعبۂ تعلیم کے اشاریئے بھی پچھلے کئی سالوں سے مسلسل بہتر ہو رہے ہیں لیکن حقیقی صورتحال اب بھی مزید توجہ اور دور رس اِصلاحات کا تقاضا کر رہی ہے۔ شعبۂ تعلیم کے مسائل کو دیکھتے ہوئے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بنیادی سطح کے سرکاری اِداروں میں تعلیم کا معیار قائم رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ تربیت یافتہ اساتذہ کی عدم دستیابی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ دیہی علاقوں میں ان کی حاضری کی شرح اِنتہائی کمزور ہے۔ تعلیمی اِداروں کی عمارات، مرمت کے لئے وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے مسلسل خراب ہو رہی ہیں۔ اس شعبے کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ سرکاری شعبہ کے تعلیمی نظام کی افادیت سے عوام کا یقین اُٹھ رہا ہے جو دیہی علاقوں میں عمومی شرح داخلہ میں ہونے والی کمی سے ظاہر ہے۔

صنف

صنفی عدل کے حوالے سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اُسی کیفیت سے دوچار ہے جو پاکستان کے دوسرے علاقوں میں موجود ہے۔ وسائل کی ملکیت اور اِن پر اِختیار کے لحاظ سے خواتین عمومی طور پر انتہائی کمزور ہیں۔ تعلیم کی کمی، مواقع کی عدم دستیابی، سماجی رویئے اور مرکزی کردار کے طور پر مرد سے وابستہ معاشرت خواتین کی ترقی اور صنفی برابری کے حصول میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔

ترقیاتی شعبہ

ڈیرہ اسماعیل خان آج بھی دوسرے علاقوں کے مقابلے میں پس ماندہ ہے۔ یہاں ترقی کا عمل جس محور کے گرد پھیل رہا ہے وہ اِبتدا میں ایک ایسا قصبہ تھا جس کے گرد دیوار بنی ہوئی تھی۔ یہ قصبہ پھیلتے پھیلتے اب شہر بن گیا ہے۔ یہ پھیلاؤ کسی بے قاعدہ منصوبہ بندی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ دیہی علاقوں سے آبادی کے اِنخلا کے مسائل سے نمٹنے کی ایک باقاعدہ کوشش ہے جسکی وجہ سے یہاں میونسپل سروسز پر بہت زیادہ دباؤ ہے۔ ٹھوس اور سیال فضلات کی نکاسی کا نظام اِنتہائی ناقص اور فرسودہ ہے۔ فراہمی آب شہری علاقوں کی حد تک تو کافی بہتر ہے لیکن دیہی علاقے اب بھی اِس بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔

مواصلات

کسی بھی علاقے کی ترقی میں **مواصلات** کا نظام بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جغرافیائی طور پر ڈیرہ اسماعیل خان صوبۂ سرحد کے اِنتہائی جنوب میں واقع ہے۔ صوبائی صدر مقام سے دوری کی وجہ سے رابطے کی مشکلات ایک تکلیف دہ حقیقت ہے۔ اِنڈس ہائی وے کی تعمیر کی وجہ سے اگرچہ آمدورفت کی مشکلات میں کمی آئی ہے لیکن ضلع کے دوردراز علاقوں کی سڑکیں اب بھی خستہ حالی کا شکار ہیں۔ ضلع میں مختلف درجوں کی 655 کلومیٹر لمبی سڑکیں ہیں جنکی تعمیر ومرمت مختلف سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کئی ایک سرکاری اداروں کے ذریعے مختلف پروگراموں کے تحت مواصلات کے شعبے میں توسیع کا عمل جاری ہے لیکن شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہے جو باقاعدہ منصوبہ کے تحت سڑکوں اور شاہراہوں کی مرمت اور دیکھ بھال پر مطلوبہ توجہ دے رہا ہے۔ اِس صورت حال کا نتیجہ یہ ہے کہ اندرونِ ضلع سڑکوں کی حالت اِنتہائی خراب ہے۔ ساتھ ہی ریل کا نظام موجود نہیں، فضائی سفر کے لیے بھی مناسب سہولیات میسر نہیں۔ ان حالات میں نئی سڑکوں کو بنانے اور ریلوں کے نظام کو متعارف کروانے کے کئی منصوبے زیرِعمل ہیں۔ انڈس ہائی وے کے ذیلی منصوبے گمبیلا تا ڈیرہ اسماعیل خان، کوئٹہ تا ڈیرہ اسماعیل خان کے درمیان ریل کی پٹڑی بچھانا اس شعبہ کے اہم منصوبے ہیں جو تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔

مال مویشی

زراعت اور مال مویشی ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں محتاط اندازوں کے مطابق قریباً 371,000 مال مویشی پالے جارہے ہیں۔ مال مویشیوں کی اِس تعداد کیلئے ضلع میں چارے کی فراہمی اور ساتھ ہی ساتھ مناسب ویٹرنری سہولتیں موجود نہیں ہیں۔ یہاں کے آٹھ ویٹرنری ہسپتال اور 16 شفاخانے کسی بھی پیمانے سے اطمینان بخش خدمات فراہم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

چراگاہیں و جنگلات

کوہستان اور چترال کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد کا تیسرا بڑا ضلع ہے لیکن یہاں کی چراگاہوں اور زیرجنگلات رقبے کے بارے میں یقینی کوائف موجود نہیں ہیں۔ ضلع کے حالات محل وقوع اور معاشی شعبے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ یہاں ایک بہت بڑا رقبہ مال مویشیوں کی ضروریات کیلئے چراگاہوں پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ ایک اندازے کے مطابق یہاں کی چراگاہیں تقریباً 365,000 ہیکٹر پر پھیلی ہوئی ہیں ضلع میں جنگلات کا رقبہ انتہائی کم ہے۔ 2-2001 کے اعداد و شمار کے مطابق یہاں کل رقبے کا 2.88 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔

جنگلی حیات وتنوع

ڈیرہ اسماعیل خان متنوع ماحولیاتی خطوں پر مشتمل علاقہ ہے۔ یہاں آبی حیات کیلئے دریائے سندھ انتہائی موزوں ہے جبکہ جنگلی حیات کیلئے وسیع محفوظ علاقے موجود ہیں۔ 15,537 ہیکٹر پر مشتمل، شیخ بدین نیشنل پارک کے علاوہ انڈس گیم ریزرو اور زرکانی گیم ریزرو اہم محفوظ علاقے ہیں۔ اِس علاقے میں شکار کیلئے دستیاب پرندوں میں بٹیر سب سے اہم ہے۔ نجی شعبہ میں اِسکی بریڈنگ کیلئے محکمہ وائلڈ لائف مختلف علاقوں میں کمیونٹی گیم ریزرو کے قیام اور نگہداشت کی حوصلہ افزائی کررہی ہے۔ سڑکوں اور شاہراہوں میں توسیع کی وجہ سے آبی اور جنگلی حیات کے ساتھ ساتھ اِن کی گزرگاہوں اور محفوظ علاقوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور پرندوں کی کچھ اقسام معدوم ہورہی ہیں۔ اِس سارے دباؤ کے نتیجے میں اِس شعبے کے نظم و نسق پر بھی منفی اثرات پڑرہے ہیں۔

لائحہ عمل ترتیب دے تا کہ اُس ڈھانچہ میں رہتے ہوئے تمام ادارے ترقیاتی عمل میں اپنا کردار ادا کریں۔ اِس تصور کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ عوام کیلئے ترقی کا عمل صرف اُس وقت کارآمد ہو سکتا ہے جب اُن کے ادارے اس کے ثمرات کو بہتر طریقے سے سمیٹنے کی صلاحیت حاصل کریں۔ اِس لائحہ عمل کی تیاری ایک تکنیکی اور حساس عمل ہے جس میں مقامی حکومتوں کو تعاون، مدد اور مشاورت کی ضرورت ہے۔ یہ قانونی ضرورت پوری کرنے کیلئے ضلعی حکومت ڈیرہ اسماعیل خان نے آئی یو سی این پاکستان کی تکنیکی تعاون سے ضلع کی پائیدار اور مربوط ترقی کیلئے یہ لائحہ عمل مرتب کیا ہے۔ یہ دستاویز ایک طویل اور بامقصد مشاورتی عمل کے نتیجے میں تیار ہوئی ہے اور اِس کے بنیادی مقاصد یہ ہیں:

- ضلع کی مربوط اور پائیدار ترقی کیلئے قابلِ عمل منصوبہ تیار کیا جائے تا کہ ترقیاتی ادارے اِس سے راہنمائی حاصل کریں۔
- بنیادی سماجی خدمات کی فراہمی بہتر بنائی جائے تا کہ اداروں پر عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔
- سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی استعداد کار میں اِضافہ کیا جائے تا کہ وسائل بروقت اور مناسب طریقے سے استعمال کئے جا سکیں۔
- ضلع کی ترقی سے وابستہ تمام اداروں کو اپنا کردار ادا کرنے کیلئے مناسب ماحول فراہم کیا جائے تا کہ ترقی کے اثرات ہر طرف نظر آسکیں۔
- بہتر نظم ونسق کے ذریعے اداروں کو مستحکم کیا جائے۔
- ماحول کی بقا کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سماجی اور معاشی ترقی کی طرف توجہ دی جائے تا کہ غربت میں کمی آئے اور عوام کا معیار زندگی بہتر ہو سکے۔
- قدرتی وسائل کے استعمال میں تحفظ اور پائیداری کا خیال رکھا جائے تا کہ یہ وسائل طویل عرصہ تک کارآمد رہیں۔
- ترقی اور تبدیلی کے تقاضوں کا ادراک کیا جائے تا کہ سماج اور معاشرت ہموار انداز میں آگے بڑھ سکیں۔

یہ دستاویز ضلع ڈیرہ اسماعیل کی طویل مدتی ترقیاتی ترجیحات کا ایجنڈا ہے جس میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ یہ ضلعی حکومت کے اداروں کے ساتھ ساتھ ضلع کی ترقی اور پیش رفت سے وابستہ دوسرے اداروں کو بھی اپنا کردار ادا کرنے کیلئے مناسب ڈھانچہ فراہم کرے۔ اِس دستاویز میں جن ترجیحات کا تعین کیا گیا ہے وہ اس کی تیاری کے مختلف مراحل میں ہونے والے مشاورتی عمل کا نتیجہ ہیں۔

توانائی

1980 کی دہائی میں ڈیرہ اسماعیل خان میں توانائی کی گھریلو ضروریات کا 76 فیصد جلانے کی لکڑی سے پوری کیا جاتا تھا جبکہ بقیہ ذرائع میں فصلوں کی باقیات، گوبر اور لیکوفائڈ پٹرولیم گیس شامل ہے۔ چونکہ لکڑی ایک آسان اور بلا قیمت وسیلہ ہے اس لئے ضلع کی توانائی کی یہ ضرورت درختوں کو کاٹ کر ہی پوری کی جاتی تھی۔ جنگلات پر دباؤ اس عمل کا فطری نتیجہ ہے۔ ضلع میں آبادی کے منتشر پھیلاؤ کی وجہ سے اب تک اِس علاقے کو قدرتی گیس کی فراہمی ممکن نہیں ہوسکی ہے اور جب تک یہ نہیں ہوگا اُس وقت تک لکڑی ہی گھریلو ضرورت پوری کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ رہے گا۔

ضلع کی بجلی کی ضرورت قومی گرڈ سے پوری کی جاتی ہے۔ اِس گرڈ سے دوری کی وجہ سے یہاں بجلی کی سپلائی عموماً غیر معیاری ہوتی ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان کو قدرتی گیس کی فراہمی کا منصوبہ آخری مراحل میں ہے جو کہ گُرگری ضلع کرک سے حاصل ہوگی۔ اس کے علاوہ ڈیرہ اسماعیل خان میں متبادل ذرائع مثلاً شمسی، ہوائی، بائیوگیس اور پانی وغیرہ کے ذریعے سے توانائی کی فراہمی کے امکانات روشن ہیں۔

نظم و اہتمام کی صورتحال

نظم و اہتمام آج حکومت اور سماج کیلئے سب سے بڑا چیلنج ہے، وقت کی ضرورتوں کے پیش نظر یہ ممکن نہیں رہا ہے کہ لوگوں کے مسائل کو اُن سے لاتعلق رہ کر نمٹایا جائے۔ 2001 میں اختیارات کی بنیادی سطح پر منتقلی کی اصلاحات کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ عام لوگوں کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کی خاطر حکومتی اداروں کیلئے واضح ذمہ داریوں کا تعین کیا جائے، انہیں منتخب قیادت کی وساطت سے عوام کو جوابدہ بنایا جائے اور مشاورت کے اصولوں پر مبنی ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں عوام فیصلہ سازی کے عمل میں شریک ہوسکیں۔ اس کیلئے اِس حقیقت کا ادراک ضروری ہے کہ ترقی کے عمل میں مقامی لوگوں، ان کی سماجی اور غیر سرکاری تنظیموں، مقامی، صوبائی اور وفاقی حکومتوں اور عالمی امدادی اداروں کا انتہائی اہم کردار ہے جسے ہمیشہ مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔ مربوط اور پائیدار ترقی تب ہی ممکن ہے جب اِس سے وابستہ تمام ادارے اس اجتماعی مقصد کے حصول کیلئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر کام کریں گے۔ عوام سے بلاواسطہ تعلق کی بنا پر موجودہ مقامی حکومتیں وہ مہیا کرسکتی ہیں جہاں ضلع کی ترقیاتی شعبوں سے وابستہ تمام ادارے مربوط انداز میں کام کرسکیں۔

مربوط ترقی کا لائحہ عمل

معروضی حقیقت یہ ہے کہ مقامی حکومتوں کا موجودہ نظام ابھی تک وہ مرکز اور محور مہیا نہیں کرسکا ہے جہاں سے ضلعی ترقی کی رفتار اور سمت کا تعین ہوسکے۔ اِسکی سب سے بڑی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ نوزائدہ نظام ابھی وہ اداراتی استحکام حاصل نہیں کرسکا ہے جو دوسرے اداروں کی راہنمائی کیلئے ضروری ہے۔ مقامی حکومتوں کا قانون یہ تقاضا کرتا ہے کہ ضلعی حکومت ضلع کی ترقی کیلئے ایک واضح، معین اور مربوط

- قدرتی ماہی گیری کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور سائنسی خطوط پر ترقی دی جائے۔
- محفوظ علاقوں (مثلاً شیخ بدین نیشنل پارک اور دریائے سندھ پر موجود آب گاہوں) میں مقامی اور بیرونی ماحول دوست سیاحت کو سائنسی طریقہ کار پر فروغ دیا جائے
- محفوظ علاقوں اور قومی پارکوں کی مناسب دیکھ بھال کے ذریعے جنگلی حیات کا تحفظ کیا جائے۔
- زراعت، مویشیوں کی افزائش، آب پاشی اور معدنیات کے شعبوں میں ہونے والی ترقی کے نتیجے میں چینی، سیمنٹ، کپاس اور اونی صنعتوں کے فروغ کیلئے جو مناسب اور سازگار حالات پیدا ہوئے ہیں اُن سے استفادہ کیا جائے۔
- آب گاہوں کے انتظام کو موثر بنایا جائے تاکہ خصوصاً پانی کے پرندوں کو بہتر نشو ونما کو فروغ دیا جاسکے۔
- نئی صنعتوں کو قائم کیا جائے اور پرانی صنعتوں مثلاً چینی، سیمنٹ، شیشہ، کپاس، خام اجناس سے کھانوں کو تیار کرنے اور اون کی صنعت وغیرہ کو وسعت دی جائے ساتھ ہی ان صنعتوں کے طریقہ کار میں ماحولیاتی، سماجی اور معاشی رجحانات کو ممکن بنایا جائے۔
- درمیانی اور چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے مثلاً لکڑی کا کام، کھجوروں کی کاشت اور گھریلو دستکاریاں وغیرہ۔
- قومی شاہراہوں کی تکمیل بشمول انڈس ہائی وے کا گمبیلا۔ ڈیرہ اسماعیل خان والا حصہ اور ژوب اور ڈیرہ اسماعیل خان کے درمیان انڈس ہائے وے کو ممکن بنانے اور ریلوے کے نظام کو متعارف کروانے کے لئے اقدامات مکمل کرنا۔
- منصوبہ بندی کے تحت کئے جانے والے ترقیاتی اقدامات کو نئے اور پرانے دونوں علاقوں میں شروع کرنا۔

مربوط ترقی کی سفارشات

ترجیحات کے تعین کے ساتھ ساتھ ڈیرہ اسماعیل خان کی مربوط ترقی کا لائحہ عمل زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کیلئے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد ترقیاتی منصوبوں پر مشتمل مندرجہ ذیل اہم سفارشات پیش کرتا ہے۔

سماجی شعبہ

فراہمی آب، گند آب نکاسی اور کوڑے کرکٹ کا انتظام

- وفاقی حکومت کی طرف سے فراہم کئے جانے والے ٹریٹمنٹ پلانٹس کے پائیدار بنیادوں پر استعمال کی منصوبہ بندی کی جائے۔ تاکہ پانی کے ضائع کو کنٹرول کرکے اس قدرتی وسیلہ کو بچایا جاسکے۔
- مقامی آبادیوں کی شراکت سے پینے کے پانی کی فراہمی کی منصوبہ بندی کی جائے۔ ساتھ ہی اس کے لائحہ عمل اور انتظام کو بھی واضح کیا جائے تاکہ شہری اور دیہی علاقوں میں اس وسیلے کی فراہمی کو ممکن بنایا جاسکے۔

مربوط ترقی کی اہم ترجیحات

سماجی شعبہ

ترجیحات کا تعین اور طویل مدتی منصوبہ سازی، مربوط اور پائیدار ترقی کے بنیادی عناصر ہیں جن کیلئے موجودہ حالات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ اور مستقبل کی ضروریات کا ادراک بہت ضروری ہے۔ سماجی شعبوں کے حوالے سے ڈیرہ اسماعیل خان کے حالات اس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ:

- تعلیم، پینے کے لئے صاف پانی اور حفظان صحت میں خطیر سرمایہ کاری کی جائے۔
- شہری علاقوں میں نکاسی آب وگنداب کے نظام کو ازسرنو استوار کیا جائے۔
- دیہی علاقوں میں علاج معالجہ کی سہولتوں کی فراہمی پر خصوصی توجہ دی جائے۔
- تعلیم کے شعبہ میں تکنیکی اور فنی شعبوں کو اہمیت دی جائے اور اس میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

قدرتی وسائل

قدرتی وسائل صدیوں اور نسلوں کا اثاثہ ہیں۔ اِن سے استفادہ نہ صرف موجودہ نسل کا حق ہے لیکن اپنی آئندہ نسلوں تک انہیں بہتر حالت میں منتقل کرنا بھی اس کا فرض ہے۔ اِس پسِ منظر میں قدرتی وسائل سے پائیدار استفادہ اور اِن کے ذریعے معاشی بہتری کیلئے ضروری ہے کہ:

- پانی کی تقسیم کے معاہدے کے مطابق صوبۂ سرحد کا حصہ حاصل کرنے کیلئے مربوط کوشش کی جائے۔
- گومل زام ڈیم کی جلدازجلد تکمیل کے ساتھ ساتھ پائیدار ترقی کی بنیادوں پر ضلع میں ممکنہ ڈیم بنانے کیلئے منصوبہ سازی کی جائے۔
- رودکوہی نظام (پہاڑی سیلابی پانی) میں بہتری کے ذریعے پانی کے استعمال کو مزید مؤثر بنایا جائے۔
- زراعت میں نقد آور فصلیں متعارف کی جائیں تاکہ اراضیات کی اصل پیداواری صلاحیت سے استفادہ ممکن ہو سکے۔ لیکن ایک ہی فصل کی بہتات سے بچنا چاہیئے تاکہ زمین کی پیداواری صلاحیت قائم رہے۔

صنف

- صنف کے حوالے سے موجودہ سماجی رویوں کو بدلنے پر کام کیا جائے۔
- خواتین کیلئے چھوٹے کاروباری قرضوں کی سہولت فراہم کی جائے۔
- صنفی ترقی کے حوالے سے اہم شعبوں میں پیش رفت کا اندازہ لگانے کیلئے سنجیدہ کوشش کی جائے۔
- معاشی ترقی خصوصاً چھوٹی، درمیانی اور بڑی صنعتوں/کاروبار کے حوالے سے کی گئی کوششوں کا جائزہ لینا اور خواتین کی معاشی خودمختاری پر ان اقدامات کے اثرات کو واضح کرنا۔

قدرتی وسائل

آب پاشی

- تمام متعلقین کی مشاورت سے آب پاشی کیلئے پانی کی دستیابی کا مربوط منصوبہ بنایا جائے اور مقامی لوگوں کی سطح پر پانی کے بہتر انتظام کے منصوبوں پر نہری اور بارانی علاقوں (دونوں میں) کام کیا جائے۔
- رودکوہی نظام کو مزید موثر بنانے کیلئے سنجیدگی سے کوشش کی جائے۔
- گومل زام ڈیم کی جلد از جلد تکمیل پر توجہ دی جائے۔ ساتھ ہی ضلع کی سطح پر پانی کی بہتر فراہمی کے حوالے سے دیگر منصوبوں مثلاً دریائے سندھ پر بننے والی نہر اور رودکوہی نظام کی بحالی پر زور دیا جائے۔

زراعت

- زرعی اراضی میں اضافے کیلئے کوشش کی جائے، جس کا مرکز ضلع کی غریب آبادی کا مفاد ہو۔
- بہتر اور مناسب زرعی طریقہ کار اپنانے جس میں پانی کے بہتر استعمال، مربوط طریقہ پر زرعی کیڑوں کا انتظام اور نامیاتی کھاد کا استعمال شامل ہو، کے ذریعے پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ ساتھ ہی زراعت کے توسیعی اور تحقیقی شعبوں کو مضبوط بنایا جائے۔

- نجی شعبہ کو فراہمی آب کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ قانونی ضابطوں کی بحالی کے ذریعے اور مختلف شرکت داروں کی حمایت خصوصاً مقامی آبادیوں اور ترقی کے مالیاتی اداروں کے تعاون سے بھی اس کام کو بہتر فروغ دیا جائے۔
- صفائی کے موجودہ نظام کو بہتر اور جدید بنانے پر توجہ دی جائے۔
- زمین کے استعمال کی منصوبہ بندی اور زوننگ (زمین کی مختلف خصوصیات وغیرہ کی بنا پر حد بندی کرنا) کے نظام کو موجودہ اور نئی بننے والی آبادیوں میں متعارف کروایا جائے۔
- منطقہ بندی کے ذریعے اراضی کے استعمال میں باقاعدگی پیدا کی جائے۔

صحت

- بنیادی صحت اور بیماریوں کی روک تھام خصوصاً خواتین کیلئے علاج معالجہ کی سہولتوں اور آگہی حفاظتی ٹیکوں، پینے کے صاف پانی، گندگی کے نکاس اور کوڑے کرکٹ کے بہتر انتظام پر زور دیا جائے۔
- موجودہ بنیادی اور دیہی مراکز صحت میں مناسب سہولتیں فراہم کی جائیں۔
- ضلعی صحت کے بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس کی نمائندگی علاقے کے معززین، تکنیکی ماہرین جن میں خواتین بھی شامل ہوں کریں تاکہ صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔
- رابطہ کاری، شفافیت اور محاسبہ کے ذریعے اِس شعبہ کو بہتر بنایا جائے۔
- صحت کے شعبے میں مربوط طریقہ کار خصوصاً ماحولیاتی صحت کے رجحان کو تحقیق کے ذریعے فروغ دیا جائے۔

تعلیم

- ضلع میں موجودہ تعلیمی اداروں کے کوائف ترتیب دیئے جائیں۔
- والدین اور اساتذہ کی تنظیمیں قائم کرکے اِس شعبہ کے اہداف حاصل کئے جائیں۔ جس میں اساتذہ کی حاضری، تدریس کا معیار اور اسکول کی بہتر کارکردگی شامل ہے۔
- اِس شعبہ کے نظم و نسق میں سیاسی مداخلت کا خاتمہ کیا جائے۔
- تعلیمی اداروں میں سامان اور آلات کی کمی دور کی جائے۔
- تعلیم بالغان میں مناسب سرمایہ کاری کے ذریعے شرحِ خواندگی بڑھائی جائے۔ ساتھ ہی تکنیکی تعلیم کو بھی فروغ دیا جائے۔
- ضلعی سطح پر طویل المیعاد ضلعی تعلیمی منصوبہ ترتیب دیا جائے جس کے لئے ضلعی تعلیمی بورڈ تشکیل دیئے جائیں جس میں مختلف شعبوں کو نمائندگی دی جائے۔
- یونیسکو اور غیر سرکاری اداروں کے تعاون سے 'تعلیم - پائیدار ترقی' کیلئے کے تصور کو پھیلایا جائے۔ تاکہ ضلع میں پائیدار ترقی کو رواج مل سکے۔

- مال مویشیوں کیلئے چارہ کی فراہمی کے متبادل ذرائع پر توجہ دی جائے۔
- مویشیوں کی نسل کی بہتری، ان کی خوراک اور دیگر انتظام کے لئے مختلف تنظیموں (خصوصاً نجی و غیر سرکاری تنظیموں کی شمولیت) کے ذریعے اس شعبہ کے مسائل حل کئے جائیں۔
- مقامی لوگوں کی مشاورت اور شراکت کے ذریعے چراگاہوں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے اور ان سے موثر استفادہ حاصل کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی جائے۔

جنگلات

- مقامی سطح پر انتظامی پروگرام کے ذریعے شجر کاری اور جنگلات کی حفاظت کو اپنایا جائے۔
- سیلابی نالوں کے کناروں پر کثیر تعداد میں درخت اُگائے جائیں اور سیم زدہ علاقوں میں شجر کاری متعارف کی جائے۔
- جنگلات کے انتظامی ڈھانچے میں شفافیت، استعداد میں اضافہ، تعلیم و آگاہی، ترجیحات کے لئے جانچ پڑتال، جزاوسزا کے طریقہ کار جو کہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے مفید ہوں، کو فروغ دیا جائے۔

جنگلی حیات، حیاتیاتی تنوع و محفوظ علاقے

- ضلع کے محفوظ علاقوں کا جائزہ لیا جائے تاکہ یہاں موجود پرند و چرند اور حیاتیاتی نظاموں کی موجودہ صورت حال کو واضح کیا جا سکے اور اُنہیں درپیش خطرات کے تدارک کے لئے اقدامات کئے جا سکے۔
- محکمہ جنگلی حیات کے اہل کاروں کی استعداد کار میں اضافہ کیا جائے تاکہ حیاتیاتی تنوع و محفوظ علاقوں کے بہتر انتظام کو ممکن بنا سکیں۔
- بہتر نظم و نسق کے ذریعے محفوظ علاقوں خصوصاً شیخ بدین نیشنل پارک کی حالت بہتر بنائی جائے۔
- مقامی آبادیوں کو محفوظ علاقوں اور متعلقہ حیاتیاتی تنوع کے بہتر انتظام اور ان کے فوائد کے باہمی استعمال میں شریک کرنا۔

خشک سالی

- خشک سالی سے نمٹنے کے لئے ہنگامی صورت حال کی منصوبہ بندی کرنا۔
- ایسے علاقوں جہاں مویشیوں کی چراگاہیں زیادہ استعمال ہوتی ہیں وہاں پانی کی فراہمی کے حوالے سے ممکنہ ذرائع کے امکانات کو واضح کرنا۔
- خشک سالی کے نتیجے میں بروقت آگاہی کے لئے ابلاغی نظام کو فروغ دینا۔
- خشک سالی کی صورت میں جانوروں کی خوراک کے لئے درختوں اور جھاڑیوں کی ذخیرے کے طور پر افزائش کو فروغ دینا۔

- زراعت کو مقامی ضروریات کے پورا کرنے سے آگے لے کر تجارتی بنیادوں پر فروغ دینے کی کوشش کرنا جس کے لئے استعداد میں اضافہ، بہتر سڑکوں کی فراہمی، مارکیٹ کے قوانین، پائیدار اور اختراعی بنیادوں پر زمین کا استعمال، مربوط بنیادوں پر کیڑوں کا سدباب اور حکومتی و کاروباری اداروں کی شرکت ضروری عناصر ہیں۔
- روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کیلئے گھریلو سطح پر سبزیاں اُگانے کو رواج دیا جائے۔

ماہی گیری

- سماجی تنظیموں کے ذریعے ماہی پروری کے شعبہ کو ترقی دی جائے۔ ساتھ ہی مقامی آبادی کی دریائے سندھ سے ماہی گیری کرنے کے لئے انتظامی، خودمختاری اور دیکھ بھال کے حوالے سے شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔
- اِس شعبہ کی پائیداری کیلئے ادارتی تعاون اور وسائل فراہم کئے جائیں۔ تاکہ مقامی آبادیوں کو فارم پر مچھلیوں کی افزائش، مچھلیوں کو پکڑنے کے بعد محفوظ کرنے اور اس کی تجارت کرنے کے حوالے سے سہولت دی جا سکے۔
- آلودگی پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے جائیں خصوصاً جو بغیر صاف کئے ہوئے گھریلو گند، صنعتی گند (شکر تیار کرنے والے کارخانوں) اور ٹھوس و ہسپتال کے فضلے سے پیدا ہوتی ہے تاکہ پانی میں موجود حیاتیاتی تنوع کو پہنچنے والے نقصانات کو کم کیا جا سکے۔
- مچھلی پکڑنے کے لئے مضر طریقہ کار مثلاً زہریلے اور دھماکہ خیز مواد اور چھوٹے سوراخ والے جالوں کا استعمال روکا جائے۔

مال مویشی اور چراگاہیں

- مال مویشی اور دودھ سے متعلق صنعتوں کو باہم فروغ دینے اور اس سے متعلقہ شعبوں مثلاً چراگاہوں اور چارے کی فراہمی کو آگے بڑھانا تاکہ ملازمتوں اور آمدنی میں اضافہ ممکن بنایا جا سکے۔
- مقامی سطح پر مویشیوں کے انتظام کے حوالے سے بیماریوں کے تدارک، نسل کی بہتری اور مارکیٹنگ وغیرہ کو فروغ دیا جائے۔

- شمسی توانائی کے ذریعے کھجوریں خشک کرنے کے طریقے متعارف کرائے جائیں۔
- فارم فارسٹری اور سوشل فارسٹری کی ترقی کے ذریعے جنگلات پر جلانے کی لکڑی حاصل کرنے کا بوجھ کم کیا جائے۔

صنعت اور معدنیات

- مناسب تعلیم وتربیت کے ذریعے صنعتی شعبہ کیلئے ہنرمند افرادی قوت پیدا کی جائے۔
- صنعت کاروں کو اپنی سماجی اور ماحولیاتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے عوامی مشاورتوں اور دیگر قانونی طریقہ کار کے ذریعے پابند کرایا جائے۔
- کان کنی میں جدید سائنسی طریقے متعارف کئے جائیں۔
- صنعتی اداروں کے قیام کیلئے باقاعدہ زون مخصوص کئے جائیں۔

ترقیاتی شعبہ

سڑکوں، ریلوے اور ابلاغی نظام

- کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر کے ذریعے دیہی علاقوں میں آمد ورفت کے مسائل حل کئے جائے۔ اس حوالے سے مقامی حکومتوں کے فنڈ استعمال ہونے چاہیئے اور ماحول کو کم سے کم اثرات کا حامل ہونا چاہیئے۔
- شاہراہوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اِن کی حفاظت اور مرمت کے مسائل پر توجہ دی جائے اور شاہراہوں کی توسیع کی وجہ سے بڑھنے والی ٹریفک، آلودگی، درختوں کے کٹاؤ، زمینی بردگی اور اِس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کا تحقیقی جائزہ لیا جائے۔
- پاروا، درابن اور کلاچی کے دور دراز علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر پر توجہ دی جائے۔
- ٹیلفون اور ڈاک کے نظام کو وسیع کیا جائے۔
- تمام ترقیاتی کاموں کو جو کہ بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لئے ہوں، ماحولیاتی اثرات کے جانچنے اور اس حوالے سے اقدامات کے بعد نافذ عمل کیا جائے۔

توانائی

- جنگلات پر دباؤ کم کرنے کی غرض سے متبادل ذرائع اور توانائی کے بہتر استعمال کے طریقوں کو مقامی شراکت کے ذریعے ترویج دی جائے۔

مربوط ترقی کا طریقہ کار اور ایکشن پلان

ڈیرہ اسماعیل خان کی پائیدار ترقی اس عمل سے وابستہ تمام اداروں کی اجتماعی کاوش کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اِس لئے تمام ترقیاتی اداروں کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کی کوششوں میں معاون کے طور پر کام کریں۔ یہ معاونت حقیقت میں اُس اِدارے کے کام میں سہولت پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ یہ لائحہ عمل معین شعبوں میں قلیل، درمیانی اور طویل مدتی منصوبوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اُس طریقۂ کار کا بھی احاطہ کرتا ہے جس کے ذریعے ترقی کے اھداف حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اس دستاویز کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اِسمیں اس لائحہ عمل کے نفاذ کے طریقۂ کار کو بھی تجویز کیا گیا ہے۔ ضلعی حکومت کی طویل مشاورتی عمل کے نتیجے میں مرتب ہونے والی اس دستاویز کے نفاذ اور نگرانی اور رابطہ کاری کی بنیادی ذمہ داری بھی ضلعی حکومت کی ہے۔ اس ذمہ داری کی منظم طریقے سے ادائیگی کیلئے تجویز کیا گیا ہے کہ:

- ضلع ناظم کی سربراہی میں ضلع کونسل کی ایک خصوصی کمیٹی اِس پر عمل درآمد کا مسلسل جائزہ لے اور اپنی سفارشات باقاعدگی کے ساتھ ضلع کونسل میں پیش کرے۔ اِس خصوصی کمیٹی کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ مختلف شعبوں کی ترجیحات کے بارے میں اُس شعبے سے متعلق نگران کمیٹی کو اعتماد میں لے تاکہ وہ نگرانی کے عمل میں اِن ترجیحات کے حصول کی طرف پیش رفت پر خصوصی نظر رکھے۔
- ضلعی سطح پر زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ تکنیکی ماہرین پر مشتمل ایک ترقیاتی فورم قائم کیا جائے جو اس لائحہ عمل سے متعلق تکنیکی مسائل پر غور وفکر کر کے ان کا حل تجویز کر سکے۔ ماہرین پر مشتمل اِس فورم کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اِس ضلع میں کام کرنے والے ادارے اِن کے اجتماعی فہم سے مستفید ہونگے جو اِن کے کام میں بہتری کا سبب بنے گا۔

رابطہ افسر کیلئے رابطہ کاری، منصوبہ سازی اور وسائل کی فراہمی کے ضمن میں معاونت فراہم کرسکتا ہے۔ اِن دونوں شعبوں کی فعال نگرانی اِس لائحہ عمل کے موثر نفاذ کی ضمانت ہوسکتی ہے۔

کوئی بھی منصوبہ اُس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک اُس پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کیلئے معیار اور اشاریوں کا تعین نہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے صحیح معلومات کا اکٹھا کرنا، اس کے جائزہ کے ذریعے ترقی کے اہداف کے معیار کو جانچنا اور اس کی بہتر انداز میں عوام تک رسائی کرنا ایک اہم کام ہوگا۔ ڈیرہ اسماعیل خان کی مربوط ترقی کا لائحہ عمل اس معاملے میں عالمی ترقیاتی اہداف کے حصول پر ہونے والی پیش رفت کو بطور معیار اور اشاریہ تجویز کرتا ہے۔ اِس تجویز کی بنیاد یہ ہے کہ پاکستان دُنیا کے 190 ممالک کے ساتھ اِن اہداف کے حصول کیلئے ہونے والی بین الاقوامی مفاہمت کا رُکن ہے۔ اگر اِس لائحہ عمل پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کیلئے معیار اور اشاریئے مقرر کرتے وقت اِن عالمی ترقیاتی اہداف کے مقاصد اور اشاریوں کو مدنظر رکھا جائے تو اِس طرح ایک جامع طریقے سے اِس پر پیش رفت کا تجزیہ ممکن ہوگا۔

- محکمہ مالیات ومنصوبہ بندی میں اس لائحہ عمل کیلئے خصوصی ڈیسک قائم کیا جائے جو اس پر عمل درآمد کی نگرانی اور سہولت کاری کا کام کرے۔

اِس دستاویز کا آخری حصہ اُس ایکشن پلان پر مشتمل ہے جو اِس لائحہ عمل کے عملی نفاذ کیلئے تجویز کیا گیا ہے۔ یہاں اُن مسائل کا بھی احاطہ کیا گیا ہے جن کا ادراک اس کے عملی نفاذ کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ چونکہ اِس لائحہ عمل کا نفاذ وسائل کی دستیابی پر منحصر ہے اس لئے ایکشن پلان میں سب سے پہلے اِسی پہلو پر توجہ دی گئی ہے۔ وسائل کی فراہمی کیلئے ضروری ہوگا کہ مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والے وسائل کا ایک حصہ اس لائحہ عمل کی ترجیحات پر کام کرنے کیلئے مختص کیا جائے۔ اس اختصاص کی بنیاد پر ضلعی حکومت دوسرے ذرائع سے وسائل کے حصول کیلئے ایک استحقاق پیدا کرسکتی ہے۔ اِن میں وفاقی اور صوبائی حکومت سے خصوصی گرانٹ، غیر سرکاری اداروں کے ساتھ شراکت کی بنا پر وسائل کا اہتمام ٹیکسوں اور دیگر اصلاحات کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم، اور امدادی نجی اداروں کے وسائل شامل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک موجودہ اور متوقع وسائل کو اس لائحہ عمل میں معین ترجیحات کے حصول کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا اُس وقت تک مربوط ترقی کی منزل کی طرف پیش رفت ممکن نہیں۔

وسائل کے ساتھ ساتھ رابطہ کاری کا شعبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ مقامی حکومتوں کے نظام میں ضلعی رابطہ آفسر کو ضلعی حکومت کے تمام شعبوں کی رابطہ کاری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس ذمہ داری کی موثر ادائیگی کیلئے ضلعی رابطہ آفسر کو تمام شعبوں کا پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر بھی مقرر کیا گیا ہے۔ ضلعی سطح پر قائم منصوبہ سازی اور مالیات کا شعبہ ضلعی

آئی یو سی این کا اس کتاب میں دیے گئے جغرافیائی مقامات اور مواد کی پیشکش سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح کسی ملک، علاقے یا خطے کی قانونی حیثیت یا اس کے حکام یا اس جگہ کی حدود یا سرحدوں کے حوالے سے بھی کسی اظہار پر آئی یو سی این کلی طور پر بری الذمہ ہوگی۔

اس کتاب میں پیش کیے گئے تاثرات/مواد سے آئی یو سی این پاکستان اور سوئس ایجنسی فار ڈیویلپمنٹ اینڈ کوآپریشن کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ناشر:
آئی یو سی این پاکستان، سرحد پروگرام۔

IUCN
The World Conservation Union

جملہ حقوق محفوظ:
2007© انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر اینڈ نیچرل ریسورسز، پاکستان اور حکومت سرحد، پاکستان۔

ڈیرہ اسماعیل خان۔ مربوط ترقی کا لائحہ عمل: ایک تعارف، آئی یو سی این نے حکومت سرحد کے اشتراک سے تیار کیا ہے۔ اس لائحہ عمل کی تیاری کے لئے مالی اعانت سوئس ایجنسی فار ڈویلپمنٹ اینڈ کوآپریشن نے کی ہے۔

حوالے کے طور پر استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ تعلیمی یا دیگر غیر تجارتی مقاصد کے لیے کتاب کو آئی یو سی این پاکستان کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر دوبارہ چھاپا اور/یا ترجمہ کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ذریعے کا مکمل حوالہ دیا گیا ہو۔

دوبارہ فروخت یا دیگر تجارتی مقاصد کے لیے اس کتاب کو آئی یو سی این پاکستان کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جا سکتا۔

حوالہ:
آئی یو سی این پاکستان اور حکومت سرحد، پاکستان (2007ء)۔
ڈیرہ اسماعیل خان۔ مربوط ترقی کا لائحہ عمل: ایک تعارف
آئی یو سی این پاکستان اور حکومت سرحد، پاکستان۔ صفحات 24

مرتبہ: حفظ الرحمان

ادارت: زہرہ رحمت علی

ڈیزائن: اظہر سعید، آئی یو سی این پاکستان

تصاویر: آئی یو سی این پاکستان اور مختار آزاد

طباعت: ہمدرد پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اس پتے سے حاصل کی جا سکتی ہے:

ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرکٹ آفس
ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیکریٹریٹ
نزد دریائے سندھ، ڈیرہ اسماعیل خان کینٹ
ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان
فون: 810340 966 92++
فیکس: 810235 966 92++
www.iucnp.org

سرحد پروگرام آفس
مکان 109، گلی 2
ڈیفنس آفیسرز کالونی
پشاور، پاکستان
فون: 5276032 ,5271728 91 92++
فیکس: 5275093 91 92++
www.iucnp.org

حرفِ آخر!

منصوبے اور لائحہ عمل 'پتھر پر لکیر' کی طرح ساکت اور جامد نہیں ہوتے۔ یہ انسانی سوچ اور تجزیے کا حاصل ہوتے ہیں۔ وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ اِن میں ترمیم اور تبدیلی ایک فطری ضرورت ہے۔ مسلسل نگرانی اور با مقصد تجزیہ، ان کی کامیابی کی ضمانت ہوتی ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان کی مربوط ترقی کا لائحہ عمل اِس عمومی اُصول سے مستثنٰی نہیں ہے۔ اِس لائحہ عمل کی کامیابی کیلئے ضلعی قیادت کی بھرپور توجہ کی ضرورت ہوگی۔ اِس توجہ کا سب سے واضح اظہار اِس طرح ہوسکتا ہے کہ تسلسل سے ترجیحی شعبوں میں ہونے والے کام کا بنیادی اور ثانوی اعداد و شمار اور کوائف کے ذریعے تجزیہ کیا جاتا رہے۔ اِس تجزیاتی عمل کیلئے لازمی ہے کہ یہ رسمی کاروائی کے بجائے با مقصد اور با معنی مشق کے طور پر انجام دیا جائے اور عوام تک اسکی رسائی کو ممکن بنائے تاکہ ان کی رائے اور شمولیت سے ترقی کی رفتار اور سمت کو پائیدار بنیادوں پر استوار کیا جا سکے۔

IUCN
The World Conservation Union

Schweizerische Eidgenossenschaft
Confédération suisse
Confederazione Svizzera
Confederaziun svizra

Swiss Agency for Development
and Cooperation SDC

NWFP